حضرت مولانا محمد فتح الدین رحمۃ اللہ علیہ

ولادتِ مبارک:

حضرت مولانا پیر فتح الدین چشتی نظامی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1942ء میں حضرت مولانا پیر محمد فضل الدین مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مکھڈ شریف میں ہوئی۔ آپؒ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپؒ کی ولادت کے بعد چار ہمشیرہ ہوئیں۔ آپؒ سے چھوٹی اور بہنوں میں سب سے بڑی ہمشیرہ محترمہؒ کا وصال 13 رمضان المبارک 1996ء کو ہوا۔

تعلیم و تربیت:

آپؒ نے قرآن مجید کی تعلیم اپنے نانا حضرت مولانا محمد الدین مکھڈی (م-1975ء) سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد محترمؒ اور دادا حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈیؒ (م-1969ء) کے زیرِ نگرانی ہوئی۔ عصری علوم کے حصول کے لیے مکھڈ شریف کے علاوہ داؤدخیل، چکڑالہ، ڈیرہ اسماعیل خان اور ملتان کا سفر فرمایا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد قریباً سات سال حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی گری مہار شریف تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں رہے۔

ازدواجی زندگی:

1975ء میں حضرت خواجہ غلام زین الدین (م-1978ء) کی صاحبزادی صاحبہ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اللہ رب العزت نے آپؒ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ جن کے اسمائے گرامی حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ساجد محمود نظامی مکھڈی دامت برکاتہم العالیہ (موجودہ سجادہ نشین خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت صاحبزادہ محمد خالد محمود نظامی صاحب اور حضرت صاحبزادہ محمد زاہد محمود نظامی صاحب ہیں۔

بیعت و خلافت:

آپؒ اپنے دادا حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈیؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ ولادت سے لے کر اپنے دادا حضورؒ کے وصال (1969ء) تک قریباً 28 سال ان کے زیرِ تربیت رہے۔ سفر و حضر میں اُن کا ساتھ میسر رہا۔ جب بھی دورانِ گفتگو اگر حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈیؒ کا تذکرہ چھڑ جاتا تو بڑے احترام و احتشام کے ساتھ اُن کی زندگی کے مختلف واقعات بیان فرماتے۔ جس سے اس عظیم ہستیؒ کے شب و روز اور دین اسلام کے ساتھ اُنؒ کی والہانہ محبت و عقیدت کا انداز مشامِ جاں کو تازگی عطا کرتا ہے۔

آپؒ کو اپنے والدہ مکرم حضرت مولانا محمد فضل الدین مکھڈیؒ (م-2008ء) سے خلافت عطا ہوئی۔ اپنے والد مکرمؒ کے وصال کے بعد خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی خدمات پیش فرماتے رہے۔ آپؒ کی شخصیت اپنے اسلاف کا عملی نمونہ تھی۔ علم و فضل کے علاوہ جو وصف آپؒ کی ذات میں بہت نمایاں تھا وہ خدمتِ خلق کا حقیقی جذبہ تھا۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپؒ نے مکھڈ شریف جیسی دور افتادہ بستی میں تعلیم و صحت کے شعبوں میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ خانقاہ معلیٰ میں علمی و تعمیراتی سرگرمیاں آپ کی ذات کی مرہونِ منت ہیں۔

علمی و سماجی خدمات:

اسلامی علوم کے ساتھ عصری علوم کی ترویج و ترقی میں شب و روز کوشاں رہے۔ مکھڈ شریف اور اس کے گرد و نواح میں تعلیم اور صحت ہر دو شعبوں میں آپؒ کی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ فری ڈسپنسریاں اور 40 سے زائد سالوں سے فری آئی کیمپ کا انعقاد اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا مکھڈیؒ پر قائم عظیم و قدیم کتب خانہ کی جدید بنیادوں پر دیکھ بھال کا اہتمام ہو یا گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، اٹک کے کتابدار جناب نذر صابریؒ سے کتب خانہ کی کیٹلاگنگ کا مرحلہ ہو، ہر ایک کام کے لیے آپؒ کی کاوشیں ہمیشہ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔ آپؒ کی انھیں کاوشوں کی بدولت آج کتب خانہ

کے خطی نسخہ جات اور دیگر اہم تاریخی دستاویزات کو آن لائن کرنے کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ آپؒ کی خصوصی توجہ اور کاوش کا نتیجہ، سہ ماہی مجلّہ 'قندیل سلیماں' پوری آب و تاب اور باقاعدگی کے ساتھ اب بھی شائع ہو رہا ہے اس کے علاوہ مخطوطات کی فہرست سازی پر کام بھی جاری ہے۔ خانقاہ حضرت مولانا مکھڈی پر جامعہ عالیہ دینیہ کے نام سے اسلامی علوم کی درسگاہ آپؒ کی سرپرستی میں دینی علوم کی ترویج میں اپنی خدمات پیش کرتی رہی یہ شمع اب بھی فروزاں ہے۔ دینی و عصری علوم کے حسیں امتزاج سے تین ادارے الھدیٰ مدرسۃ البنات کے نام سے مکھڈ شریف، انجرا اور مکھڈ روڈ میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ جس میں آج تک سینکڑوں طلبہ و طالبات اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھرپور عملی زندگی گزار رہے ہیں۔

علاقہ بھر کی عوام کے لیے تعلیم اور صحت کے حصول کے لیے حقیقی کاوشیں آپؒ کی زندگی کا مقصد تھا۔ آپؒ اکثر اپنی گفتگو میں فرماتے کہ یہ جذبہ میرے پیر و مرشد حضرت دادا حضورؒ نے عطا فرمایا اور انہیؒ کے حکم کی تعمیل میں اپنی زندگی وقف کیے بیٹھا ہوں۔ اسی خدمت خلق کی بدولت انھیں یہ مقام نصیب ہوا کہ وہ مخدوم ہوئے۔ 'ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد'

اسفار:

تونسہ مقدسہ، مہار شریف، پاکپتن شریف اور سلسلہ چشتیہ کی دیگر خانقاہوں پر باقاعدگی کے ساتھ حاضری آپؒ کا معمول تھا۔ متعدد بار حج بیت اللہ اور عمرہ شریف کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ روضہ رسول ﷺ کی حاضری زندگی کا افضل ترین مقصد گردانتے تھے۔ آپؒ کی حیاتِ مبارکہ دورِ حاضر میں خدمتِ انسانیت اور خانقاہ کے حقیقی وارث کی عکاس ہے۔

وصالِ مبارک:

آپؒ 12 سال سے دل اور گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ہر طرح کا علاج اپنایا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیماریوں کی وجہ سے کمزوری اور تکلیف بڑھتی گئی۔ آپؒ کے تمام صاحبزادگان نے بیماری کے دوران آپؒ کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ متعدد بار مختلف ہسپتالوں میں زیرِ علاج رہے۔ حضرت پیر فتح الدین چشتی نظامی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے غلام، خادمِ خاص اور منظورِ نظر فدا حسین ہاشمی کے مطابق "آپؒ نمازوں کی ادائیگی اور معمولات میں بہت باقاعدہ تھے۔ حتیٰ کہ شدید بیماری کے دوران بھی ہسپتالوں میں بستر پر ہوتے ہوئے بھی ایک نماز بھی نہیں چھوڑتے تھے"۔

اپنے آخری دنوں میں آپؒ سی ایم ایچ ہسپتال کے نیفرالوجی وارڈ میں داخل تھے۔ جہاں آپؒ شدید علالت کی حالت میں دو دن سے زیرِ علاج تھے۔ ڈاکٹر کے کہنے پر آپؒ کا ڈائیلاسز ہونا تھا۔ جب آپؒ کو ڈائیلاسز روم میں لے جایا گیا تو اسی اثناء میں آپؒ دنیا سے پردہ فرما گئے۔ فدا حسین ہاشمی کے مطابق جب آپؒ کو بغرض ڈائیلاسز بستر تبدیل کرایا جا رہا تھا تو آپؒ کی کوئی آواز سننے میں نہیں آئی تو میں نے کچھ حساس کیفیت محسوس کی لیکن جیسے ہی میری نظر حضرت صاحبؒ کا چہرہء مبارک پر پڑی تو دیکھا کہ آپؒ کے لب مبارک حرکت میں تھے ایسا لگتا تھا کہ آپؒ کچھ ورد/ تلاوت فرما رہے ہیں۔ اس منظر نے میری ہمت بندھائی۔ لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ حضرت پیر صاحبؒ کا وقتِ وصال ہے۔ چند لمحات کے بعد ہی آپؒ وصال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ 24 محرم الحرام 1444 ہجری بمطابق 22 اگست 2022 کو سہ پہر 3 بج کر 35 منٹ کا وقت تھا۔ میں حضرت کے غلاموں میں واحد شخص ہوں جسے تا وقتِ وصال بھی پیر سائیںؒ نے اپنے ساتھ رکھا۔ 'یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے'۔ حضرت صاحبؒ کے ان آخری لمحات کے دوران آپؒ صاحبزادگان خالد محمود نظامی صاحب اور زاہد محمود نظامی صاحب ڈاکٹرز کی طرف سے منگوائی گئی ادویات کے انتظامات میں مصروف تھے۔ میں نے انہیں اس جانکاہ خبر سے آگاہ کیا۔ وصال مبارک کے چند لمحوں بعد حضرت پیر فتح الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد حضرت خواجہ شیراز محمود تونسوی صاحب دامت برکاتہم بھی ہسپتال تشریف لے آئے۔ پیر سائیںؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد ساجد محمود نظامی صاحب اس وقت پیر سائیںؒ کے حکم کے مطابق خانقاہ شریف میں مصروفِ خدمت تھے۔ وصال مبارک کے چند لمحوں بعد حضرت پیر فتح الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد حضرت خواجہ شیراز محمود تونسوی صاحب دامت برکاتہم بھی ہسپتال تشریف لے آئے۔

نماز جنازہ:

وصال مبارک کے بعد حضرت صاحبؒ کو واپس مکھڈ شریف لایا گیا۔ اگلے دن 23 اگست 2022 (25 محرم الحرام) کو صبح کے وقت حضرت پیر صاحبؒ کے جسدِ اقدس کو غسل دیا گیا۔ نماز جنازہ نماز عصر سے پہلے شام 5 بجے حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پر انوار کے سامنے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت خواجہ غلام اللہ بخش تونسوی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے پڑھائی۔ ہزاروں عاشقوں، عقیدت مندوں اور سوگواروں نے نماز جنازہ ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ہر آنکھ غمگین آنسوؤں سے رواں تھی۔ نماز جنازہ کے بعد آپؒ کی چارپائی کو مزار اقدس کے دروازے کے سامنے لایا گیا جہاں پر سلام ودعا کے بعد حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کے دروازے کے ساتھ مشرق کی طرف تدفین کی گئی۔

..................☆☆☆..................